۱۷ر فروری ۱۹۱۱ء

خطبہ جمعہ

فرمایا:۔

میں نے بہت عرصہ پہلے خواب میں دیکھا کہ خدا کا غضب بھڑک اٹھا ہے اور زمین تاریک ہو چلی ہے۔ پہلے طاعون پھیلا ہے پھر اس کے بعد ہیضہ پڑا ہے۔ چند خاص دوستوں کو میں نے یہ خواب سنا بھی دیا اور دعا شروع کی کہ الٰہی! تو اپنے فضل و کرم سے احمدی جماعت' پھر خصوصیت سے قادیان کی جماعت پر اپنا رحم فرما۔ پھر چند روز ہوئے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ملک میں خطرناک طاعون ہے اور ایک عظیم الشان محل ہے جس میں ہم لوگ ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم پہلے ہی وعدہ کر چکے ہیں کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ اب صرف اتنی بات ہے کہ ہم اپنے تئیں اس محل میں رہنے کے اہل ثابت کریں۔ پھر کچھ دن ہوئے میں نے دیکھا کہ انہی ہماری دو کانوں پر شیر حملہ کر رہا ہے۔ پس میں ڈر گیا اور بہت دعا کی اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ طریق نجات کیا ہے؟ تو مجھ پر کھولا گیا کہ خدا کے حضور کھڑے رہنا اور دعائیں۔ طوفان میں ایک کشتی ہے جو ٹوٹی ہوئی ہے مگر دعاؤں سے جڑ سکتی ہے۔ پھر میں اس بات پر غور کر رہا تھا کہ ملک میں وبا کیوں پھیلتی ہے تو ایک مَلَک نے ابھی رستے میں آتے ہوئے مجھے تحریک کی کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذّٰریٰت:۵۷)۔ ہر شخص فائدے کے لئے کوئی چیز بناتا ہے۔ مثلاً باغبان درخت لگاتا ہے۔ اب جب تک وہ چیز مثلاً درخت فائدہ دے اسے نہیں اکھیڑا جاتا لیکن جب وہ غرض جس کے لئے وہ شے بنائی گئی پوری نہ کرے تو پھر اس شے کو توڑ دیا جاتا ہے۔ ادنیٰ سے

ادنیٰ عقل کا زمیندار بھی اسی اصل پر عمل پیرا ہے۔ پس خدا جو حکیموں میں سے بڑا حکیم ہے وہ بے فائدہ کسی چیز کو کیوں رکھے۔ جب انسان اس اصلی غرض کو پورا نہیں کرتا یعنی عبادت جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا تو پھر لامحالہ تباہ ہوتا ہے۔ ایسا ہی جو اپنے نمونہ سے یا دیگر حالات سے دوسروں کو خدا کی عبادت سے روکتا ہے اسے بھی ہلاک کیا جاتا ہے۔ خدا کے مامور دنیا میں بھلائی پھیلانے کے لئے آتے ہیں۔ وہ غافلوں کو بیدار کرتے ہیں مگر شریر لوگ بہرصورت اعتراض کرتے ہیں۔ اگر کوئی نئی بات سنائے تو کہتے ہیں یہ وہ باتیں سناتا ہے جو پہلوں نے نہیں سنائیں اور اگر وہی اگلی باتیں سنائے تو کہتے ہیں کوئی نئی بات نہیں پیش کرتا۔ نادان یہ نہیں سمجھتے کہ جب بدیاں بار بار کی جاتی ہیں اور شیطان اپنا وعظ ہر وقت کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ خود انسان کے اندر اس کے نفس کو بطور سفیر چھوڑ رکھا ہے تو کیا خدا اپنی طرف سے کوئی واعظ بار بار وہی نیکیاں سمجھانے کے لئے پیدا نہ کرے؟ تیرہ سو برس سے تو قرآن مجید کا وعظ ہو رہا ہے اور اس سے پہلے بھی کئی نبی آئے اور سب نے توحید کا وعظ کیا تو کیا ساری دنیا توحید پر قائم ہو گئی؟ پس ضرور ہے کہ توحید کا ذکر بار بار کیا جاوے۔

یاد رکھو خدا نے حضرت ابراہیمؑ سے فرمایا تھا کہ اگر لوط کی قوم میں سے پانچ چھ بھی نیک ہوں تو میں ان پر سے عذاب ہٹالوں گا۔ مگر جب اس اندازے پر بھی نیک نہیں رہتے تو پھر عذاب الٰہی آتا ہے۔ تم لوگ احمدی ہو اور احمدیت جہاں عذابوں سے بچاتی ہے وہاں سب سے پہلے ملزم بھی ہمیں ہی گردانتی ہے کیونکہ ہم لوگوں نے ایک مامور کو مانا۔ اس کے ہاتھ پر خدا و رسول کی اطاعت کا عہد کیا۔ اب اس کو توڑیں گے تو سب سے پہلے عذاب کے مستحق' اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْھَا' ہم ہیں۔

پس تم خدا کی طرف متوجہ ہو اور عبادت میں لگے رہو اور دعائیں کرتے رہو کیونکہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ جب مغز عبادت تم حاصل کرو گے تو پھر تم بلاؤں سے محفوظ رہو گے۔ ایک باغبان بھی پھل والی شاخ کو نہیں کاٹتا۔ پس تمہارا خدا جو ارحم الراحمین ہے تمہیں ہلاک نہیں کرے گا۔ یونس کی قوم کافر تھی۔ صرف گڑگڑانے سے ان پر سے عذاب ٹل گیا۔ تو کیا تم جو ایک نبی' ایک مامور کے ماننے والے ہو تمہاری دعاؤں میں اتنا بھی اثر نہ ہو گا کہ عذاب الٰہی ہٹالیا جائے؟ یونسؑ تو چند ایک بستیوں کی طرف رسول ہو کر آئے تھے مگر تمہارے نبی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں تمام جہان کی طرف مامور ہو کر آئے تھے۔ پس تم اس کے پیرو ہو۔ دعاؤں سے کام لو' صدقہ دو' استغفار کرو اور خدا کی تسبیح وتقدیس کرو۔ اپنے دلوں کو پاک بناؤ کہ جب ایک شریف آدمی اروڑی پر نہیں بیٹھتا تو خدا تمہارے دلوں میں کس طرح نزول فرما ہو سکتا ہے جبکہ ان میں طرح طرح کے گند بھرے ہوئے ہوں۔ اپنی

اصلاح کرلو اور عذاب کے نازل ہونے سے پہلے خدا کے حضور گڑگڑاؤ۔ عذاب کے وقت تو فرعون بھی چلا اٹھا تھا مگر اس چلانے نے فائدہ نہ دیا۔ میں نے اپنا فرض تبلیغ ادا کر دیا۔ اب تمہارا فرض ہے کہ اپنی اصلاح کرلو اور راتوں کو خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو ہو کر گڑگڑاؤ تا بچائے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے۔

(بدر جلد ۱۰ نمبر ۱۸-- ۲ر مارچ ۱۹۱۱ء صفحہ ۲)

☆-☆-☆-☆